

زری پالیسی کمیٹی کے پیر 23 جنوری 2023ء کو کراچی میں صبح 10 بجے منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئر پرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر حنا مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر امین ایم تراب حسین	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 23ء کے امکانات

7.1 اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 25 نومبر 2022ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد معیشت کے کلیدی اظہاریوں میں پیش رفت کے متعلق آگاہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کمیٹی کی آگاہی کے لیے ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ بھی پیش کیا گیا۔

7.2 حقیقی شعبے کا ایک عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ بلند تعدد کے حامل اظہاریوں کے موصول شدہ ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں معاشی سرگرمیوں میں بدستور سست روی ظاہر ہو رہی ہے۔ دسمبر 2022ء میں سال بسال بنیاد پر گاڑیوں کی فروخت میں 43.0 فیصد، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 13.7 فیصد اور سیمنٹ کی ملکی فروخت میں 9.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، یہ کہا گیا کہ جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں مجموعی طور پر 3.6 فیصد کمی ہوئی، اگرچہ کہ برآمدی نوعیت کے بعض شعبوں نے مثبت کارکردگی دکھائی۔

7.3 زرعی شعبے میں ہونے والی پیش رفت پر تبادلہ خیال میں یہ محسوس کیا گیا کہ یکم جنوری 2023ء تک کپاس کی آمد گذشتہ سال کے مقابلے میں 37.2 فیصد کم تھی۔ اس کی بڑی وجہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے صوبہ سندھ کی پیداوار میں کمی ہے۔ مزید برآں، یہ نوٹ کیا گیا کہ گندم کی پیداوار کا ہدف حاصل ہونے کا امکان ہے کیونکہ ہوائی پر پیش رفت بڑی حد تک اطمینان بخش ہے۔ اجلاس میں یہ بات اجاگر کی گئی کہ زرعی شعبے کی کارکردگی سے صنعت اور خدمات کے شعبے کی پیداوار متاثر ہوگی۔ کمیٹی نے یہ بھی نوٹ کیا کہ سپلائی چین میں خلل اور طلب میں کمی کی وجہ سے حال ہی میں اعلان کردہ شٹ ڈاؤن اور کچھ کمپنیوں کی جانب سے آپریشنز میں کمی نے اس سال کے لیے اشیا سازی کا منظر نامہ مزید کمزور کر دیا ہے۔

7.4 منظر نامے کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ کم زرعی پیداوار، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں کمی، جاری زرعی سختی اور بڑی عالمی معیشتوں میں توقع سے زیادہ سست روی جیسے حالیہ رجحانات کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مالی سال 23ء کے لیے جی ڈی پی کی حقیقی نمو کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے سابقہ نقطہ نظر کو لاحق منفی خطرات بڑھ گئے ہیں۔

7.5 کمیٹی کو حالیہ عالمی تبدیلیوں سے آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ عالمی کساد بازاری کے خوف کی وجہ سے عالمی معیشت تناؤ کا شکار ہے۔ تاہم اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اعتدال آنے سے بیشتر ممالک میں مہنگائی میں کمی متوقع ہے جو گذشتہ کئی سال کی بلند ترین سطح پر ہے۔ چنانچہ مرکزی بینکوں کی جانب سے زری سختی کی رفتار اور شدت میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کے اثرات عالمی مالی صورت حال میں معمولی نرمی اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی طرف رقوم کے بہاؤ کی بحالی میں پہلے ہی ظاہر ہو چکے ہیں۔ نتیجتاً کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے ان ممالک کی کرنسیوں پر قدر میں کمی کا دباؤ کم ہوا ہے۔

7.6 پاکستان کے توازن ادائیگی پر تازہ ترین پیش رفت کو زیر بحث لاتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ نمایاں طور پر کم ہو کر 3.7 ارب ڈالر رہ گیا جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 9.1 ارب ڈالر تھا۔ یہ کمی دراصل پالیسی سخت کرنے اور ضوابطی اقدامات کی وجہ سے درآمدات میں تیزی سے تخفیف کی بنا پر ہوئی۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران اہم اشیاء، ماسوائے اشیائے خورد و نوش، کے درآمدی حجم میں کمی کی وجہ سے درآمدات 23.0 فیصد کم ہو کر 31.2 ارب ڈالر رہ گئیں (پاکستان دفتر شاریات کے اعداد و شمار کے مطابق) جو مالی سال 22ء کے اسی عرصے میں 40.6 ارب ڈالر تھیں۔ درآمدات میں یہ کمی برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر دونوں میں مجموعی کمی سے بھی زیادہ تھی۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران برآمدات 5.7 فیصد کمی سے 14.3 ارب ڈالر رہ گئیں جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 15.1 ارب ڈالر تھیں۔ مشرق وسطیٰ اور مغربی راہداریوں سے آنے والی ترسیلات زر میں کمی کا سلسلہ بھی جاری رہا جس کا سبب عالمی اقتصادی صورت حال اور مقامی طور پر جاری بے یقینی ہے۔

7.7 کرنٹ اکاؤنٹ رقم کے مختلف اجزاء کے امکانات کی پیش کاری کے دوران نوٹ کیا گیا کہ چونکہ ملکی معاشی امکانات نسبتاً کمزور ہیں اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں مزید کمی ہوگی چنانچہ ان وجوہات سے آئندہ مہینوں میں درآمدات میں کمی متوقع ہے۔ اسٹاف نے بتایا کہ برآمدات میں بھی کمی کا امکان ہے، جو ملک میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں توقع سے زیادہ سکڑاؤ اور عالمی طلب میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، کمزور عالمی اقتصادی امکانات کے پیش نظر کارکنوں کی ترسیلات بدستور کم رہنے کا امکان ہے، تاہم ترسیلات زر کے حوالے سے مستقبل قریب کا منظر نامہ مثبت دکھائی دیتا ہے کیونکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں آئیں گی۔ دوسرے یہ کہ بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

7.8 زری مجموعوں سے متعلق پیش رفت پر تبادلہ خیال میں بتایا گیا کہ زری وسیع (ایم 2) کی نمو سال بہ سال بنیاد پر (دسمبر 2022ء کے اختتام تک) گر کر 10.3 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 14.8 فیصد تھی۔ اس کی بنیادی وجہ بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی تھی، جو بیرونی کھاتوں پر دباؤ کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کے برعکس بینکوں کے خالص ملکی اثاثے گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں بڑھ گئے۔ اس کی بڑی وجہ بینکوں سے خالص میزانی قرض گیری میں اضافہ اور دسمبر کے آخر میں نجی شعبے کے قرضوں میں موسمی اضافہ تھا۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ صارفین نے قرضے واپس کیے جبکہ جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں نمو معتدل ہو گئی۔

7.9 مالیاتی پیشرفت پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 1.5 فیصد ہو گیا جو پہلے 0.9 فیصد تھا، جبکہ بنیادی فاضل رقم کم ہو کر جی ڈی پی کی 0.2 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 0.3 فیصد تھی۔ مالی کھاتوں میں اس خرابی کا بڑا سبب جاری اخراجات میں سال بہ سال 34.4 فیصد اضافہ تھا، کیونکہ سیلاب سے متعلق اخراجات ہوئے اور شرح سود بھی بلند رہی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر ٹیکسوں میں 17.0 فیصد اضافہ درج کیا گیا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں تقریباً نصف ہے۔ مزید برآں جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران غیر ٹیکس محصولات میں 52.7 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کی وجہ یہ ہیں: (i) اسٹیٹ بینک کے منافع کی عدم منتقلی، جو اب سال میں ایک بار اسٹیٹ بینک کے کھاتوں کو حتمی شکل دینے کے بعد کی جاتی ہے؛ اور (ii) پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی کی وجہ سے پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) سے آمدنی کم ہوئی۔

7.10 یہ بات نوٹ کی گئی کہ جاری اخراجات میں اضافے اور محصولات کی نمو معتدل ہونے سے ترقیاتی اخراجات کے لیے گنجائش کم ہو گئی جس کے نتیجے میں وہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران 52.9 فیصد گھٹ گئے اور کم ہو کر جی ڈی پی کا 0.1 فیصد رہ گئے جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 0.2 فیصد تھے۔ کمیٹی نے نوٹ کیا کہ یہ پیش رفت مالی سال 23ء میں زیر منصوبہ مالیاتی استحکام کے حصول میں درپیش چیلنجوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کہ مہنگائی کو نیچے لانے کی خاطر مالیاتی موقف کو سخت زری پالیسی کے موقف سے ہم آہنگ بنانے کے لیے یہ استحکام ضروری ہے۔

7.11 مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ عمومی مہنگائی معمولی سی کم ہو کر نومبر 2022ء میں 23.8 فیصد (سال بسال) اور دسمبر 2022ء میں 24.5 فیصد (سال بسال) ہو گئی جو اکتوبر 2022ء میں 26.6 فیصد (سال بسال) تھی۔ غذائی اشیاء کی قیمتوں میں جو موسمی کمی واقع ہوتی ہے اسے گندم کے آٹے کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے اور سیلاب کی وجہ سے رسدی خلل نے زائل کر دیا۔ تاہم ایندھن کی انتظامی قیمتوں میں کمی اور بجلی کے نرخوں میں فیول کاسٹ ایڈ جسٹمنٹ (ایف سی اے) کے منفی رہنے کی وجہ سے توانائی کی مہنگائی میں کمی واقع ہوئی۔ شہری علاقوں میں توانائی کی جو مہنگائی اکتوبر 2022ء میں 34.1 فیصد (سال بسال) تھی وہ کم ہو کر نومبر اور دسمبر 2022ء میں بالترتیب 24.5 اور 15.4 فیصد (سال بسال) ہو گئی۔ جبکہ توانائی کی دیہی مہنگائی بلند رہی حالانکہ وہ اکتوبر 2022ء میں 36.9 فیصد (سال بسال) سے کم ہو کر نومبر اور دسمبر 2022ء میں بالترتیب 30.7 اور 26.2 فیصد (سال بسال) پر آ گئی۔ دیہی علاقوں میں توانائی کی مہنگائی بلند رہنے کی وجہ کوئلے اور لکڑی کی زائد قیمتیں ہیں۔

7.12 خوراک اور قوزی مہنگائی دونوں کی بڑھتی ہوئی رفتار برقرار رہی۔ توانائی اور خدمات کی مہنگائی میں کمی کے اثرات کو غذا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور بنیادی اشیاء کی مہنگائی نے زائل کر دیا۔ دیہی علاقوں میں قوزی مہنگائی اکتوبر 2022ء کی 18.2 فیصد سے بڑھ کر نومبر اور دسمبر 2022ء میں بالترتیب 18.5 اور 19.0 فیصد ہو گئی۔ اس کے مقابلے میں شہروں میں قوزی مہنگائی جو اکتوبر 2022ء میں 14.9 فیصد ہو چکی تھی، نومبر اور دسمبر 2022ء میں مزید کم ہو کر بالترتیب 14.6 اور 14.7 فیصد پر آ گئی۔

7.13 مہنگائی کے منظر نامے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اجلاس کو بتایا گیا کہ حالیہ پیش رفت کے پیش نظر مالی سال 23ء کا صارف اشاریہ قیمت اوسط قومی مہنگائی کا تخمینہ تقریباً وہی ہے جو کمیٹی کے گذشتہ اجلاس میں پیش کیا گیا تھا۔ تاہم اسٹیٹ بینک کے 21 سے 23 فیصد کے تخمینے میں اضافے کے خطرات موجود ہیں۔ ان میں گندم اور آٹے کی قیمتوں میں اضافہ، پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی میں اضافے کے علاوہ ایندھن پر جی ایس ٹی کا نفاذ اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ شامل ہیں۔ تاہم اس سے قطع نظر، ملکی اور عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں توقع سے زیادہ سست روی مہنگائی کے دباؤ کو قابو میں رکھنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

7.14 زری پالیسی پر عمل درآمد سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے شہینہ ریپورٹ اوسطاً 15.7 فیصد رہا جبکہ ہدف 16 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کی طرف سے بازار زر کے سودوں کا ادخال میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ موجودہ جائزہ مدت کے دوران بازار زر کے سودوں کی خالص اوسط یومیہ واجب الادا سطح بڑھ کر 5.62 ٹریلین روپے ہو گئی جو گذشتہ پالیسی جائزہ مدت کے دوران 5.6 ٹریلین روپے تھی۔ مزید برآں، یہ نوٹ کیا گیا کہ نشانیہ میعادوں میں ثانوی بازار کے منافع نے پالیسی ریٹ بڑھنے کے ساتھ اضافے کا رجحان ظاہر کیا۔ بنیادی نیلامیوں میں مارکیٹ نے 3 ماہی ٹی بلز کی نیلامی میں مقررہ رقم سے زائد رقم پیش کی۔

7.15 اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اگرچہ پاکستان یورو بانڈ کی یافت اور سی ڈی ایس کے تفاوت میں بتدریج کمی دیکھی گئی ہے تاہم، یہ سطحیں عام پیمانے سے کہیں زیادہ بلند رہتی ہیں۔

7.16 مزید برآں یہ بھی بتایا گیا کہ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس سے اب تک ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 2.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ملک کے بیرونی کھاتے پر دباؤ کو قرار دیا گیا۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

7.17 اسٹاف نے کمیٹی کو اہم مفروضوں میں تبدیلیوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ مہنگائی کے وسط مدتی منظر نامے کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے کئی چیزوں کو شامل کیا گیا ہے جن میں مہنگائی کے تازہ ترین اعداد و شمار، معاشی سرگرمیوں میں مزید سست روی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کچھ کمی شامل ہے۔ مالی سال 23ء میں مہنگائی سابقہ تخمینے کے مقابلے میں معمولی سی کم رہنے کی توقع ہے، جس کی وجوہات یہ ہیں: (i) دسمبر 2022ء کے صارف اشاریہ قیمت کے اعداد و شمار کے مطابق عمومی مہنگائی میں کچھ کمی، (ii) مالی سال 23ء میں شرح مبادلہ کے اثرات کی منتقلی میں تاخیر، (iii) مالی سال 23ء میں معاشی سرگرمیوں کا توقع سے کمزور رہنا، اور (iv) عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں کمی۔

7.18 تاہم وسط مدت میں مہنگائی میں کمی متوقع ہے جس کی وجہ یہ ہے: (i) گذشتہ زری سختی ہونے کے مکمل اثرات، (ii) زیر منصوبہ مالیاتی استحکام، (iii) راسدی زنجیر کے مسائل ختم ہونے کی وجہ سے اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اعتدال، اور (iv) معاشی سست روی۔

7.19 کمیٹی نے مہنگائی کے ہدف، مجموعی پیداواری فرق، اور متعلقہ پالیسی شرح سود کے بارے میں مہنگائی کی وسط مدتی مشروط پیش گوئیوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ پالیسی شرح سود کا طریقہ کار ماڈل کا تجویز کردہ تھا تا کہ مہنگائی کی شرح وسط مدت میں 5 سے 7 فیصد کے درمیان لائی جائے۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی موقف کی موزونیت پر گفتگو کی۔

7.20 ابتدائی (baseline) تخمینوں کو لاحق منفی خطرات پر بحث کے علاوہ اسٹاف نے مہنگائی اور پالیسی شرح سود کے رجحان کے آئندہ ممکنات پیش کیے جن کی بنیاد مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء میں تیل کی عالمی قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر کے بارے میں متبادل مفروضے تھے۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زری پالیسی کے حوالے سے نتائج

7.21 اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کا اعتماد سابقہ سروے کے مقابلے میں کم ہوا ہے، اور یہی کمی ایک سال پہلے کے اپنے اپنے سروے کے مقابلے میں بھی واقع ہوئی ہے۔ اشیا سازی کے شعبے کے پرچیزنگ نیچرز انڈیکس (پی ایم آئی) اور متوقع ملازمت انڈیکس میں بھی، اکتوبر 2022ء کے مقابلے میں دسمبر 2022ء میں کمی واقع ہوئی۔ مہنگائی کی توقعات کے صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کے روایتی پیمانے تازہ ترین سروے کے مقابلے میں دسمبر 2022ء میں بڑھ گئے۔ یہ پیمائش اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مہنگائی کی توقعات بڑھتی جا رہی ہیں۔ کمیٹی نے مہنگائی کے سروے میں موجود مخفی پیمائشوں (deeper measures) کا بھی جائزہ لیا، جن میں مہنگائی کی توقعات کی تقسیم اور اجرتوں کے اعداد و شمار شامل ہیں۔

7.22 بعد ازاں اسٹاف نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے 'Survey of Other Forecasters' کے نتائج اور مہنگائی کے بارے میں ان کے وسط مدتی تخمینوں سے زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ پیشگوئی کرنے والوں اور ماہرین کی اکثریت کو کمیٹی کے موجودہ اجلاس سے پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع ہے۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا دوٹ

7.23 زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس بڑھانے کا فیصلہ کیا، 7 میں سے 6 ارکان نے اس فیصلے کے حق میں رائے دی۔ ایک رکن نے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کی رائے دی۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس اضافے سے 17 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان - جنوری 2023ء منظور کیا جاتا ہے۔
